خطبہ جمعہ

چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے

جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مالی قربانی سے متعلق اہم نصائح

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان —— گزشتہ سال کی وصولی ۷الاکھ ۱۷ہزار ۸۰۰ پاؤنڈز ہے

کھلنا (بنگلہ دیش) میں احمدیہ مسجد میں بم کے دھماکہ کے نتیجہ میں سات احمدی شہداء اور

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہؒ کی وفات کا تذکرہ

جو جماعتیں اپنے شہداء کا خیال رکھتی ہیں شہداء کی طرح وہ جماعتیں بھی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۵ر نومبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۵ر نبوت ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ. وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ . وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾۔(سورة البقره آیت ۲۶۲)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہے۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) زیادہ بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث ترمذی باب فضل النفقة فی سبیل الله ۔ ترمذی کا باب جس میں اللہ کے رستے میں خرچ کرنے کا ذکر ہے اس میں حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے رستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اب یہ سات سو والا بالکل قرآن کریم کے مطابق حکم ہے اور اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث کی بنیاد قرآن پر ہوتی ہے اور اس سے زیادہ ثقہ اور کوئی چیز نہیں کہ جو کچھ قرآن میں مبنی ہے وہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔ روایتیں خواہ کمزور ہوں یا طاقتور ہوں یہ مضمون اپنی ذات میں کھلی کھلی گواہی دیتا ہے کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہے۔

دوسری حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ (بخاری کتاب الایمان باب انما الاعمال بالنیات) ۔ اور یہ سات سو گنا والا تو بہت زیادہ معیاری ہے مگر معمولی سا بھی خرچ کرے گا تو اس کا بھی اجر ملے گا۔

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں:

"تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی"۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ "پس خوش قسمت وہ شخص ہے جو خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے"۔ اب یہ جو خدا کے ارادے سے مال آتا ہے یہ بعض دفعہ نعمت کے طور پر ملتا ہے اور بعض دفعہ ابتلا کے طور پر آتا ہے تو یہاں اس تعلق میں ان لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں، مخلصین کا، جن کو خدا کی طرف سے مال ملتا ہے اور محبت کی وجہ سے ملتا ہے، ابتلا کے طور پر نہیں بلکہ نعمت کے طور پر عطا ہوتا ہے۔

"پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے"۔ اب اس میں بھی مخلصین کو اپنی زندگی میں تجربہ کر کے دیکھنا چاہئے۔ بعض لوگ بے انتہا کوشش کرتے ہیں لیکن کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور بعض لوگ معمولی سا خرچ کرتے ہیں یا محض دماغ لڑاتے ہیں اور جیسے چھت پھاڑ کر مال آرہا ہو ان کو بہت کثرت سے ملتا ہے۔

"یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اَور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی"۔ احمدیوں کے لئے جو مالی قربانی میں بہت حصہ لیتے ہیں یہ بہت بڑی تنبیہ ہے۔ وہ یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ہم احسان کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں اگر تم نہیں کرو گے تو خدا ایک اور قوم پیدا کر دے گا۔

"تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبّر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی اور کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ مَیں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد نمبر ۳ صفحہ ۴۹۷،۴۹۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے ۵ر جولائی ۱۹۰۳ء کو اپنی مجلس میں فرمایا:

"قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجا لاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے"۔

اب ایک پیسہ کی اس وقت جو قدر تھی وہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام خود فرما رہے ہیں کہ سارے ایک ایک پیسہ بھی سال میں دیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اب تو پیسہ بڑھ کر بعض جگہ لاکھوں کروڑوں میں بھی بن گیا ہے اور جہاں تک روپوؤں کا تعلق ہے بعض لوگ ایسا چندہ بھی دیتے ہیں کہ اگر اس کو پاکستانی روپے میں تبدیل کیا جائے تو ایک کروڑ بن جائے گا۔ اس لئے پرانے زمانے کی باتیں ہیں مگر شکریہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ادا کر رہے ہیں اور ان کا کر رہے ہیں جنہوں نے ایک پیسہ خدا کی نذر میں پیش کیا تھا۔ اب ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو کروڑہا دیں اور آئندہ ایسے سیٹھ پیدا ہونگے جو کروڑہا خرچ کر سکتے ہیں مگر ان کی ایک پیسہ کے برابر خرچ کی بھی قدر نہیں ہوگی ۔ اس لئے اب وقت ہے کہ اس وقت کی قدر کرو اور حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ میں جو خدمت آپ اسلام کی سرانجام دے رہے ہیں مالی امداد کی جس حد تک ممکن ہے کرتے رہو۔

"ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اُسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔" اس لئے نئے (آنے والوں کی) تربیت کے لئے خاص طور پر یاد رکھیں کہ اس کو اہمیت دیں کہ جو بھی احمدیت میں آنے کا عہد کرتا ہے اس سے مالی قربانی کے متعلق بھی ضرور ابھی سے بات کر لی جائے اور یہ ہمارا تجربہ ہے دنیا کے ہر ملک میں جہاں آغاز سے مالی قربانی کی بات کی جائے وہاں اس وقت دل کھل جاتے ہیں۔ کہتے ہیں لوہے کو اس وقت ڈھالا جاتا ہے جب گرم ہوتا ہے۔ پس جب وہ قبول کرنے والا احمدیت قبول کرتا ہے اس وقت اس کے دل میں نرمی ہوتی ہے، اس وقت تاکید اُس کو کہیں کہ خدا کی راہ میں ضرور کچھ مال خرچ کرو اور باقاعدہ جماعت کے اندر جو رواج ہے اس کے مطابق نہ سہی کچھ کرو اور عہد کرو کہ وہ ضرور دو گے تو اس سے رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کی تربیت ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر وہ شرح سے بھی زیادہ دینے لگ جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اور جو شخص ایسی دینی مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آئے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا"۔ یہ بات میں نے ابھی عرض کی تھی کہ بعض لوگ پہاڑوں کے برابر خرچ کرنے والے بھی شاید بڑے بڑے پیدا ہو جائیں مگر مسیح موعودؑ کے زمانے میں جو خدمت کی جائے اس میں ایک پیسہ کے برابر بھی کروڑوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔

اب سنئے۔ فرماتے ہیں: "یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زمانی حیثیت سے اب بھی موجود ہیں اور اس لئے آپ یہ نہ سمجھیں کہ وقت گزر گیا ہے۔ آج بھی آپ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہیں تو حضرت مسیح موعودؑ ہی کے زمانے سے ہم گزر رہے ہیں۔ "تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا"۔ اب یہاں پابندی کوئی نہیں ہے کسی شرح کی مگر ہر متنفس کو اپنی توفیق کے مطابق یہ عہد کرنا چاہئے۔ "ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اس دفعہ تبلیغ کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے۔ جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے"۔

تو آج کل جو خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی تبلیغ پھیل رہی ہے اس میں یہ بات پیش نظر رکھیں کہ ہر شخص جو احمدی ہوتا ہے اس کا رجسٹر میں نام درج کرنے کے ساتھ اس سے اس کا چندہ پوچھ کے اسی وقت درج کر لیا جائے اور اس ترکیب میں بہت برکت ہوگی۔ جماعت کے اخراجات جتنے بڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ پورے بھی کر رہا ہے اور بہت تھوڑے میں بھی بہت برکت دے رہا ہے مگر اگر یہ ترکیب بھی استعمال کی جائے تو بہت روپیہ استعمال کرنے کے لئے ملے گا اور استعمال کرنے کے مواقع بھی ساتھ پھیلتے چلے جائیں گے۔

نیز فرمایا: "بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کرلو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے"۔ چار روٹی کھانے والا تو اپنا پیٹ ہی خراب کرتا ہے تو اگر ایک روٹی کم کر دے تو اس کے پیٹ کا بھی بھلا ہے اور خدا کے حضور بھی یہ قربانی مقبول ہو جائے گی۔ "اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے"۔ (البدر۔ جلد دو۔ نمبر ۲۶۔ صفحہ ۲۰۱۔ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۳ء)

یعنی روپیہ دینے کے لئے کچھ ذاتی جسمانی قربانی بھی کیا کرے۔ کپڑوں کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے، اولاد پر خرچ کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے۔ بہر حال اس نیت سے خرچ کچھ کم کیا جائے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو اس سے بہت اچھی تربیت ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں ہمیں جب ایک ہفتے کا ایک آنہ ملا کرتا تھا تو آپ لوگ حیران ہونگے کہ ہفتے کا آنہ کیا ہوتا ہے لیکن بڑی برکت تھی اس میں۔ اس میں سے بھی ہماری والدہ مختلف چندوں کے وقت چندہ منہا کیا کرتی تھیں۔ پیسہ پیسہ کریں یا زیادہ جتنا کریں۔ اب مجھے تفصیل تو یاد نہیں رہی مگر بتایا کرتی تھیں بچے کو کہ تمہارا یہ چندہ نکال لیا ہے تمہارے جیب خرچ میں سے۔ اور اس کا یہ اثر ہے کہ خدا کے فضل سے ہم سب بہن بھائیوں کو مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کی بچپن سے ہی توفیق مل رہی ہے۔

فرمایا: "ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے" یعنی صرف یہ نہیں کہ سلسلہ کے کام پورے ہوتے ہیں بلکہ سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ جو چندہ ادا کرتا ہے اس کا ایمان ترقی کرتا ہے۔ "اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو"۔ (ملفوظات جلد ششم۔ صفحہ ۴۲۔ مطبوعہ لندن)۔ اب تو وقت آنے والا ہے کہ کروڑ در کروڑ لوگ بیعتیں کریں گے تو اگر سارے اس نصیحت پر عمل کریں تو اندازہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کی خرچ کی توفیق کتنی بڑھ جائے گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "ہر ایک شخص کا صدق اُس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے"۔

اب یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات اختیار کئے گئے ہیں یہ بہت سی حکمتوں کے پیش نظر چنے گئے ہیں۔ تو زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتے داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ **زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں وغیرہ کو چنیں۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اس کو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔** تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا اس میں دنیاوی منفعت بھی شامل ہو جاتی ہے لیکن اس دین کے سب غریبوں کے لئے جتنی ضرورت ہے لکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کو اللہ تعالیٰ جتنی زمین بڑھاتا چلا جا رہا ہے اتنے پیسے بھی مہیا کرتا جا رہا ہے اور دنیا بھر میں زکوٰۃ میں سے یا اور صدقات میں سے یا صدقہ نہ بھی ہو تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی طرف سے اتنا ملتا ہے کہ غریب کی ضرورت ضرور پوری کر دی جاتی ہے۔ ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اس کو سفید پوشی کی توفیق مل جاتی ہے ورنہ تو بعض دفعہ ضرورت ختم ہی نہیں ہوتی کسی کی۔ جہنم کے متعلق بھی کہا جاتا ہے جب اس کا پیٹ بھرا جائے گا تو کہے گی هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کچھ اور بھی ہے۔ تو 'کچھ اور بھی ہے' والوں کا ذکر میں نہیں کر رہا۔ ان کا ذکر کر رہا ہوں جو متانت اور شرافت کے ساتھ سفید پوشی پر گزارہ کر سکتے ہوں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔ اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں"۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۳)

آج چونکہ کچھ اعلانات اور بھی کرنے ہیں اس لئے میں نے نسبتاً مختصر خطبہ دیا ہے۔ امید ہے جو اعلانات ہونگے ان سے باقی وقت پورا ہو جائے گا جو بھی اللہ کی مرضی ہے۔

اب میں **تحریک جدید کے سال نو کا اعلان** کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو مال کی تحریک کا خطبہ تھا اس کی بھی بنا تھی۔ یہ اعداد و شمار کا قصہ ہے اور کئی لوگوں کو اونگھ آنے لگتی ہے۔ اس لئے اب ذرا ہوشیار ہو کے بیٹھیں۔ جب اونگھ آئی ہو کسی کو تو اس کو چٹکی بھی کاٹی جایا کرتی ہے تو ساتھ

کو چٹکی نہ کاٹیں، اپنے آپ کو چٹکی کاٹیں۔

تحریک جدید کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا تھا۔ ۳۱/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو اس کے پینسٹھ سال گزر چکے ہیں۔ آغاز میں جو اس تحریک میں شامل ہوئے تھے ان کے رجسٹر کو دفتر اوّل کہا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ابھی تک دفتر اول میں شامل ہونے والے زندہ موجود ہیں اور وہ مسلسل اپنے اموال خدا کی راہ میں تحریک جدید کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ پس خدا کرے کہ اس رجسٹر میں جس کو ۶۵ سال گزر چکے ہیں، بہت برکت پڑے اور ان لوگوں کو بہت لمبی زندگی عطا ہو اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے چلے جائیں۔

بعد میں بہت سی نئی نسلیں پیدا ہوئیں لہٰذا اُن کی خاطر ایک اور رجسٹر کھولا گیا جس کو دفتر دوم کہا جاتا ہے۔ یہ دفتر ۱۹۳۴ء کے دس سال بعد ۱۹۴۴ء میں کھولا گیا۔ گویا یہ دفتر بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں کھولا گیا۔

دفتر دوم کے اکیس سال بعد تیسرا رجسٹر کھولا گیا۔ اس رجسٹر کو دفتر سوم کہتے ہیں۔ اس دفتر کا اجراء ۱۹۶۵ء میں ہوا یعنی خلافت ثالثہ کے زمانے میں یہ رجسٹر کھولا گیا تھا۔

یہ تیسرا رجسٹر خلافت ثالثہ کے زمانے میں کھولا گیا اور چوتھا رجسٹر خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے زمانے میں کھولا گیا اس رجسٹر کو دفتر چہارم کہتے ہیں۔ تو خلافت بھی چہارم ہے اور دفتر بھی چہارم ہے۔ اس کا اجراء ۱۹۸۵ء میں ہوا اور یہ رجسٹر اس وقت تک جاری ہے۔ اور بیس سال کے بعد پھر ایک اور رجسٹر کھولا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی، میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے زمانے میں ہی کھول دیا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

اِمسال اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۴ ممالک نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق پائی ہے۔ موصولہ رپورٹوں کے مطابق ۳۱/ اکتوبر ۱۹۹۹ء تک جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی تحریک جدید کی کُل وصولی ۱۷ لاکھ ۷۱ ہزار ۸۰۰ پاؤنڈ تھی۔ اب یہ سترہ لاکھ اکہتر ہزار آٹھ سو پاؤنڈ کی حیثیت ہی کیا ہے۔ جو ایک دن میں بعض امیر آدمی جب جوئے میں ہار جاتے ہیں وہ رقم ہمارے سارے چندوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اس میں ایک ذرہ بھی برکت نہیں ہوتی جو جوئے میں ہارتے ہیں اور جیتنے والوں کے لئے بھی کچھ برکت نہیں ہوتی۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اتنی تھوڑی سی رقم سے ساری دنیا کی تحریک جدید کی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں۔

یہ جو غیر معمولی برکت ہے اس میں طوعی خدمت کی برکت بہت ہے، اتنی طوعی خدمت ادا کی جا رہی ہے کہ اگر محنت سے لحاظ سے اس کی اجرت ادا کی جائے تو وہ کروڑہا پاؤنڈ بن سکتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ جماعت خدمت کرے۔ چندہ وصول کرنے والے بھی دن رات محنت کر رہے ہوتے ہیں اور کوئی پیسہ وصول نہیں کرتے بلکہ اپنی طرف سے دیتے ہیں۔ تو جماعت کے کاروبار دنیا سے بالکل الگ ہیں۔ یہ جماعت ہی ایک الگ نمونہ ہے جو خدا تعالیٰ کی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نمونے کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اب کل وصولی دیکھیں ۱۷،۷۱،۸۰۰ پاؤنڈ دیکھنے میں کچھ بھی نہیں۔ کام اتنا زیادہ ہے کہ ساری دنیا میں تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے اور اللہ کے فضل سے بڑی نمایاں کامیابیاں عطا ہو رہی ہیں۔

پاکستان نے اس دفعہ مشکل حالات کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ پہلے بھی پاکستان پہلی پوزیشن حاصل کرتا رہا ہے۔ اور مولویوں کو اس کی بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ ہمارے ہوتے ہوئے احمدیوں کو چندے دینے کی توفیق کیسے مل جاتی ہے۔ مگر جو مرضی شرارت کرلیں جماعت کی ترقی کے قدم نہیں روک سکتے۔ نہ روک سکتے ہیں، نہ آئندہ کبھی روک سکیں گے۔ جماعت ہر حال میں ہر قدم آگے ہی بڑھاتی رہے گی۔

امریکہ کی جماعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت انہوں نے تقریباً ایک لاکھ ڈالر زائد پیش کئے ہیں۔ برما کی جماعت بھی قابل ذکر ہے۔ کیونکہ اس جماعت نے مالی قربانی میں نمایاں ترقی کی ہے اور اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت وصولی میں دوگنا اضافہ کیا ہے۔ مبارک مصلح الدین صاحب کو اللہ جزا دے۔ وہ برما گئے ہوئے تھے اور ان کی خاص محنت اور کوشش سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ نمایاں قربانی کی توفیق ملی۔

اب **مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کے نام** آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔ نمبر ایک پاکستان، نمبر ۲۔ جرمنی، نمبر ۳۔ امریکہ۔ یہ اسی طرح چلا آ رہا ہے ہمیشہ سے، بڑا زور مارتے ہیں لوگ کہ آگے پیچھے ہو جائیں مگر نہ پاکستان جرمنی کو آگے نکلنے دیتا ہے، نہ جرمنی امریکہ کو اور انگلستان کا چوتھا نمبر مقرر ہو گیا ہے شاید میرا قصور ہے کہ چوتھا خلیفہ یہاں رہتا ہے اس لئے انہوں نے چوتھا نمبر اپنا پکا کر لیا ہے۔ پانچویں پہ کینیڈا، چھٹے پہ انڈونیشیا، ساتویں نمبر پر ہندوستان، آٹھویں پر ماریشس، نویں پر سوئٹزرلینڈ، اور جو تعجب انگیز بات ہے وہ یہ کہ اب دسویں پر فلسطین ہے۔ کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آیا تھا کہ فلسطین بھی اس تحریک میں اتنے نمبر حاصل کر لے گا۔ مگر عطاء اللہ صاحب کلیم ماشاء اللہ جب سے وہاں گئے ہیں ہر لحاظ سے جماعت فلسطین ترقی کر رہی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت ساڑھے تین گنا زیادہ وصولی کی ہے انہوں نے۔ علاوہ ازیں ہالینڈ، آسٹریلیا، بلجیم، جاپان اور مڈل ایسٹ کی ایک جماعت نے بھی نمایاں قربانی کی توفیق پائی ہے۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں پہلی بار گیارہ نئے شامل ہونے والے ممالک کے نام یہ ہیں۔ جب سے تحریک جدید بنی ہے یہ ممالک پہلے کبھی بھی تحریک جدید میں شامل ہونے کی توفیق نہیں پاسکے اس لحاظ سے بھی بڑی نمایاں ترقی ہے الحمد للہ۔ آسٹریا، مالی، ٹوگو، بلغاریہ، تیونس، مقدونیہ، گنی کناکری، ملاوی، نائجر، چیک ریپبلک اور سلاوک ری پبلک۔ یہ گیارہ ایسی جماعتیں ہیں جن کو پہلے کبھی تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی۔

اب **مجاہدین کی تعداد**۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو سترہ (۲،۶۶،۶۱۷) ہو چکی ہے۔ اب خدا کرے اگلے سال جہاں کروڑوں نئے احمدی بھی آئیں گے اور یہ نئی تحریکات ہیں ان پر عمل ہو گا تو امید رکھتا ہوں کہ چندہ دہندگان کی تعداد تین لاکھ تو کم از کم ہو جائے گی۔ اس سال نئے شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد میں سترہ ہزار چھ سو انیس (۱۷،۶۱۹) کا اضافہ ہے۔

پاکستان کے نمایاں قربانی کرنے والے اضلاع اور جماعتیں۔ ضلع لاہور بشمول لاہور۔ ماشاء اللہ بہت نمایاں ترقی کی ہے۔ ضلع جھنگ بشمول ربوہ۔ میں اسی ترتیب سے پڑھ رہا ہوں جس ترتیب سے انہوں نے تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لیا ہے۔ ضلع جھنگ کی باقی جماعتیں تو چھوٹی سی ہیں ربوہ کی طرف سے خدا کے فضل سے بھاری قربانی ہے۔ کراچی، اسلام آباد، راولپنڈی، کوئٹہ، ضلع تھرپارکر بشمول کنری، ضلع گوجرانوالہ بشمول حافظ آباد، ساہیوال، میرپور خاص، عمرکوٹ، حیدر آباد، بہاولنگر، سرگودھا، مظفر گڑھ، جہلم، پشاور اور نوشہرہ۔ سرگودھا کی سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کافی پیچھے گرا ہوا ہے۔ اللہ رحم کرے۔ جہاں تک ذیلی تنظیموں کا تعلق ہے، لجنہ اماء اللہ کی طرف سے دفتر تحریک جدید کو نمایاں تعاون حاصل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا عطا فرمائے۔

اب اس کے بعد میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں۔ امسال اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چورانوے ممالک نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق پائی ہے۔ چورانوے اب خدا کرے اگلے سال سو سے بڑھ جائیں۔ موصولہ رپورٹوں کے مطابق ۳۱/ اکتوبر ۱۹۹۹ء تک جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی کل وصولی ۱۷،۷۱،۸۰۰ پاؤنڈز ہے۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے ایک لاکھ تین ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔

اب میں اس خطبہ کے آخر پر **بعض شہداء کا ذکر** کرنا چاہتا ہوں جن کی نماز جنازہ آج جمعہ کے بعد ادا ہو گی۔

چند ہفتے قبل ۸/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو بنگلہ دیش کے شہر کھلنا کے رہائشی علاقہ نرالہ میں واقع احمدیہ مسجد میں بم کا ایک خوفناک دھماکہ ہوا تھا۔ اس وقت مربی سلسلہ مکرم امداد الرحمان صاحب خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ اس دھماکہ کے نتیجہ میں دو خدام مکرم جہانگیر حسین صاحب اور مکرم نور الدین صاحب موقع پر ہی شہید ہو گئے جبکہ چار افراد نے ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔ یہ دو اور چار چھ بنتے ہیں مگر مجھے یاد ہے انہوں نے مجھے رپورٹ پیش کی تو میرے منہ سے سات نکلا ہے کہ سات شہید ہو گئے۔ تو بعد کی اطلاع کے مطابق ایک صاحب بعد میں بھی زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گئے تو سات کا عدد اس طرح پورا ہو گیا۔ اب ان شہداء کے مختصر حالات میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

مکرم جہانگیر حسین صاحب ابن مکرم اکبر حسین صاحب کی عمر پچیس سال تھی اور وہ "بی۔ کام" کا امتحان دینے والے تھے۔ بہت نیک اور فعال داعی الی اللہ تھے۔ مکرم سید علی سردار صاحب مرحوم آف سندربن کے نواسے تھے۔

اس ضمن میں بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ ان کے پسماندگان کا خیال رکھا جائے۔ وہ تو جس دن خبر آئی تھی اسی وقت ہم نے کہہ دیا تھا۔ ایک لحہ بھی انتظار نہیں کیا اور ہدایت دی ہوئی ہے کہ پسماندگان کو ان کے شہداء کی زندگی میں جو کچھ ملتا تھا اس سے کم کسی صورت میں نہیں ملنا چاہئے اور زیادہ ضرورت ہو تو زیادہ بھی ملنا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ غرباء ہیں اور اپنی زندگی میں بھی بمشکل گزارہ کرتے تھے۔ **جو جماعتیں اپنے شہداء کا خیال رکھتی ہیں**

شہداء کی طرح وہ جماعتیں بھی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔اس لئے ضروری ہے، بنگلہ دیش کو پھر میں دوبارہ ہدایت کر رہا ہوں کہ ہر گز کوئی کنجوسی نہیں کرنی، پہلے سے بہتر حالات میں ہوں اور کمزور حالات میں نہ ہوں۔

مکرم نورالدین صاحب کی عمر ۳۰ سال تھی اور وہ کھلنا جماعت کے جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔ ہمیشہ جماعت کی پر خلوص خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ دو سال پہلے شادی ہوئی تھی۔ آپ تین بھائیوں اور ایک بہن میں سب سے بڑے تھے۔ ان کے دادا مکرم منشی سکیم الدین صاحب سندر بن جماعت کے بانیوں میں سے تھے۔ ان کو میں ذاتی طور پر ملا بھی ہوں اور بہت ان کی عزت کرتا تھا۔

مکرم اکبر حسین صاحب کی عمر ۳۹ سال تھی اور انہوں نے ساڑھے تین سال پہلے اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ قبول احمدیت کی سعادت حاصل کی تھی۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ کے علاوہ دو بیٹے بھی چھوڑے ہیں۔ شہادت سے متعلق میرے خطبات سننے کے بعد آپ نے مجھے لکھا تھا۔ اب یہ بات خاص طور پر میرے پیش نظر ہے اور میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ نئے احمدی تھے مگر خطبات شہادت کو سننے کے بعد مجھے لکھا کہ حضور دعا کریں مجھے بھی خدا کی راہ میں قربانی کا شرف حاصل ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ پر خلوص تمنا پوری کر دی۔

مکرم سبحان مُوڑل صاحب کی عمر ۵۴ سال تھی اور یہ سندر بن کے رہنے والے تھے۔ کسی کام سے کھلنا آئے ہوئے تھے۔ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے چھوڑے ہیں۔ چھوٹا بیٹا عزیزم غلام رسول تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

مکرم مُحِبُّ اللہ صاحب کی عمر ۳۴ سال تھی۔ آپ جماعت سندر بن کے صدر مکرم جی۔ایم۔ مطیع الرحمان صاحب کے دوسرے بیٹے تھے۔ تین سال قبل شادی ہوئی تھی۔ پسماندگان میں بیوہ اور ایک بیٹی جو تحریک وقف نو میں شامل ہے، چھوڑے ہیں۔ مرحوم کھلنا جماعت کے سیکرٹری وقف نو کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے ریجنل قائد بھی تھے۔

ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی بیوائیں بہت چھوٹی عمر کی ہیں اور بنگلہ دیش میں رشتے ناطے کی دقتیں بھی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کثرت سے نئے احمدی ہو رہے ہیں۔ اس لئے جماعت کو اس طرف بھی توجہ چاہئے۔ **پسماندگان کا یہ بھی حق ہے کہ نیک دل آدمیوں سے بیواؤں کی شادیاں ہوں جو یتیموں کا خیال رکھیں۔ قرآن کریم میں اس کے متعلق بہت تاکید ہے کہ جب سوسائٹی میں یتامیٰ بنیں تو ان کی خاطر ایک سے زیادہ شادیاں بھی کرنی پڑیں تو کرو مگر یتامیٰ کا خاص طور پر انصاف کے ساتھ خیال رکھنا ضروری ہے۔**

مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب کی عمر ۴۳ سال تھی۔ آپ کھلنا جماعت کے زعیم انصار اللہ، سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری وصایا تھے۔ خود بھی پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ بحیثیت ڈاکٹر کھلنا میں ہی پریکٹس کرتے تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

جو ساتویں میں کہہ رہا تھا جن کی اطلاع ملی ہے وہ **مکرم ممتازالدین احمد صاحب** ہیں۔ آپ کھلنا کی مسجد کے مؤذن اور خادم تھے۔ اِسی حادثہ میں شدید زخمی ہوئے، ہسپتال میں زیر علاج رہے مگر جانبر نہ ہو سکے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ ان میں سے ایک بچی کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔

افسوس کہ کھلنا کے اِن شہداء کی نماز جنازہ غائب میں تاخیر ہو گئی۔ مجھے پہلے توجہ کرنی چاہئے تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے کسی حکمت سے یہ تاخیر ہو گئی۔ اب جب حضرت چھوٹی آپا کے جنازہ غائب کا خیال آیا تو پہلے ان شہداء کی طرف دماغ گیا کہ پہلے ان کا حق ہے۔ ان کا نام پڑھا جائے، ان کے کوائف لکھے جائیں اور اس جمعہ میں خدا تعالیٰ نے عالمی طور پر جماعت کو دعا کی توفیق عطا کرنی تھی ان سب کے لئے دعا کریں۔ اس لئے اس جمعہ کے لحاظ سے آج نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ نماز جنازہ غائب بھی ہو گی جس میں شہداء کے علاوہ حضرت چھوٹی آپا مرحومہ جن کے کوائف میں ابھی آپ کے سامنے پڑھ کے سناؤں گا ان کی نماز جنازہ غائب بھی ہو گی۔

'چھوٹی آپا' ہم ان کو کہا کرتے تھے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی حرم، جماعت کی معروف بزرگ ہستی حضرت چھوٹی آپا، ایک طویل علالت کے بعد ۳ر نومبر ۱۹۹۹ء کو وفات پا گئیں۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ اللہ اُن کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس ضمن میں بڑی کثرت سے تعزیت کے خطوط بھی آ رہے ہیں، کچھ لوگ مل بھی رہے ہیں لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ میرے پاس اب اتنا وقت ہے ہی نہیں کہ سب کا جواب دے سکوں۔ خصوصاً ایسی شہادتوں کے وقت یا ایسی وفات کے وقت کثرت سے ڈاک آتی ہے تو میں اس جمعہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کر رہا ہوں جنہوں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور اس کے سوا اب آپ کو شکریہ کا کوئی خط نہیں جائے گا۔ یہ رسمی بات ہے۔ جب دل ممنون ہے، جب میں فہرستیں پڑھتا ہوں تو دل سے دعا خود بخود اسی وقت نکل جاتی ہے تو اتنا ہی کافی ہے کہ جن لوگوں کی فہرستیں آتی ہیں ان کے اوپر میں نظر ڈالتا ہوں اور ساتھ ساتھ دل سے خود بخود دعائیں اٹھتی رہتی ہیں۔

حضرت چھوٹی آپا ۱۹۱۸ء میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے گھر پیدا ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحبؓ حضرت امّاں جان سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کے بھائی تھے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مریم صدیقہ رحمہا اللہ تعالیٰ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتی ہیں۔ یہ حضرت سیدہ ام متین کے مضمون میں سے اقتباس پیش کر رہا ہوں۔ "میرے ابا جان کے ہاں جب بڑی والدہ صاحبہ سے جو بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں کوئی اولاد نہیں ہوئی تو حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زور دینے پر میرے ابا جان نے مرزا محمد شفیع صاحب کی بڑی لڑکی امۃ اللطیف صاحبہ سے ۱۹۱۷ء میں شادی کی۔ یہ رشتہ بھی حضور کا ہی طے کردہ تھا۔ ۷راکتوبر ۱۹۱۸ء کو میری پیدائش ہوئی۔ چونکہ اور کوئی پہلے اولاد نہ تھی اس لئے میرے ابا جان نے مجھے ہی خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا" ۔اور اسی وقف کی وجہ سے ہی آپ کا نام مریم رکھا گیا تھا۔

"اس کا اظہار حضرت ابا جان نے اپنے کئی مضامین میں بھی کیا اور جب میری شادی ہوئی تو آپ نے مجھے کچھ نصائح نوٹ بک میں لکھ کر دیں اس میں آپ نے تحریر فرمایا، مریم جب تم پیدا ہوئیں تو میں نے تمہارا نام مریم اس نیت سے رکھا کہ تم کو خدا تعالیٰ اور اس کے سلسلہ کے لئے وقف کر دوں اسی وجہ سے تمہارا دوسرا نام 'نذرِ الٰہی' بھی تھا"۔ یہ آج پہلی دفعہ مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کا نام 'نذر الٰہی' بھی تھا یعنی خدا تعالیٰ کی نذر۔ "اب اس نکاح سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میرے بندہ نواز خدا نے میری درخواست اور نذر کو واقعی قبول کر لیا تھا اور تم کو ایسے خاوند کی زوجیت کا شرف بخشا جس کی زندگی اور اس کا ہر شعبہ اور ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی خدمت اور عبادت کے لئے وقف ہے۔ پس میری اس بات پر بھی شکر کرو کہ تم کو خدا تعالیٰ نے قبول فرما لیا اور میری نذر کو پورا کر دیا"۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ (مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ، ۲۵ر مارچ ۱۹۶۶ء)

آپ نے ۱۹۴۲ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات شروع کی تھیں۔ ۱۹۵۸ء میں آپ صدر لجنہ مرکزیہ منتخب ہوئیں اور یہ شاندار دَور ۱۹۹۷ء تک جاری رہا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ نے پاکستان میں لجنہ کی ازسرِ نو ترتیب و تنظیم کا کٹھن فریضہ سرانجام دیا۔ مستورات کی بہبود کے لئے انڈسٹریل ہوم، فضل عمر جونیئر ماڈل سکول، جامعہ نصرت گرلز کالج میں سائنس بلاک کا اجراء اور ڈنمارک اور ہالینڈ میں احمدی لجنات کی قربانیوں سے مساجد کی تعمیر آپ کے دَور کی نمایاں اور یادگار باتیں ہیں۔ تاریخ لجنہ کی تدوین کا کام بھی آپ کا ہی ایک کارنامہ ہے جس کی کئی جلدیں چھپ چکی ہیں۔ آپ کی بیٹی عزیزہ امۃ المتین بیگم سید میر محمود احمد ناصر (پرنسپل جامعہ احمدیہ) ہیں اور نواسے اور نواسی شعیب، ڈاکٹر منیب، محمد احمد، فرخ اور عائشہ ہیں۔

اب ان سب شہداء کا بھی ذکر ہو گیا اور حضرت ام متین کا بھی ذکر ہو گیا جن کی نماز جنازہ غائب انشاء اللہ جمعہ کے معاً بعد اسی مسجد میں ادا کی جائے گی۔